

تھے کہ اس دیوانہ نام محمد ﷺ کی آخری زیارت کا حرف حاصل کریں۔ کوئی آنکھ نہیں تھی جس سے سیل سرشک نہ بہہ نکلا ہو گوئی دل نہ تھا جس کی بے قراری اور بے تابی سے دھڑکنیں صاف سنائی نہ دیتی ہوں۔ کوئی زبان نہ تھی جو بے دے بے گھٹے نالہ و فغاں میں مصروف نہ ہو۔ اور پھر جب اس درویش بے کلیم کا جنازہ اٹھا تھا اور آخری آرام گاہ کی طرف چلنے لگے تو فرط غم سے لوگوں کے پاؤں اس قدر بوجھل ہو چکے تھے کہ چلنا محال ہو گیا تھا۔ ملتان کے باشندے اتنا بڑا مجمع دیکھ کر سنت حیرت زدہ رہ گئے تھے۔ لیکن جب کسی ملتانہی ہی کے کھما کہ "اے پیر سائیں دا جلوس ہے نا۔" تو ان کا تحیر ٹوٹا۔ اور اب سب کی زبان پر تھا کہ "ہاں اے پیر سائیں دا جلوس اے۔ پیر سائیں دا۔"

آج شاہ جی اس دار فانی میں نہیں ہیں اور صرف ان کی یاد مونس الارواح ہے۔ لیکن ان کی زندگی کے مجاہدانہ کارنامے اور عتیق رسول ﷺ کے بے پناہ جذبات اس مرد درویش کو ہمیشہ ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھیں گے۔ اور کوئی طاقت بھی ان کے نام کو صفحہ ہستی سے نابود نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ تاریخ کے صفحات اس نام کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں جو عوام کے لوح دل پر ثبت ہوں اور شاہ جی کا نام گونا گوں اوصاف کے باعث لوگوں کے دلوں پر اس طرح نقش ہے۔ کہ مٹائے نہیں مٹ سکے گا۔

شاہ جی دے نات

قوم دے درد نون جانن والا اج اوہ ساڈے کول نتیں
 جھوٹ تے سچ نون وکھ کر دسیا، مارے ایس وچ جھول نتیں
 اُس دی سوچ تے فکر سنیہا ساڈے لئی اے بانگ درا
 ایہ موتی انمول نے سمجھت پیراں دے وچ رول نتیں
 لعنت اوس ورتارے اُتے کرے جو کمر فریباں لئی
 شاہ جی دا اکھان ہے یارو، تیرا میرا بول نتیں
 اوہدے گروں کیہہ ورتی، کیہہ پچھو، کیہہ دساں میں
 یاد اُوہدی تڑپاوسے ساہنوں، ہجر کھانی پھول نتیں
 عزت، غیرت، ازکھ دی خاطر آہڈا لا خدا راں نال
 دین ایمان دی خاطر سبناں، پھڑ تلوار، کنگول نتیں
 ظلت دے ایس موسم دے وچ سورج بن نتیں سکدا
 جیڑا بندہ یار عزیزا، ہمت رکھدا کول نتیں!
 عزیز سندھو (ملتان)